

”یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ روح حیوانی، جو دل میں ہے، اس کی حرارت سے گھبرا کر انسان کو سانس لینے کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ اصل یہ ہے کہ اور اس کا اشتعال مطلوب ہوتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ہوا ستہ ضرورتیہ میں داخل ہے (ایسی چھ چیزیں، جن کے بغیر زندگی ممکن نہیں) تاکہ بار بار سانس لینے سے حرارت عزیز کی اشتعال ہوتا رہے۔ اس مضمون کو مصنف نے تو ایک قضیہ شعریہ کی طرح نظم کر دیا، لیکن دورانِ خون کا مسئلہ جب سے ثابت ہوا، اس سے ظاہر ہو گیا کہ واقع میں ایسا ہی ہے۔ ہر سانس میں ہوا سے روح حیوانی کو اشتعال مطلوب ہے اور جو ہوا نکلتی ہے، بعینہ ویسی ہے، جیسی ہوا چراغ کی کو سے پیدا ہوتی ہے۔ اس شعر سے مصنف کے فلسفیانہ مذاق کا اندازہ ہوتا ہے۔“

ہمارے دل میں عشق یا زندگی کی جو چنگاری ہے، اس سے ہم کیا گھبرائیں گے؟ ہم ہوا کے نہیں، آگ کے خواہاں ہیں اور ہوا سے مقصود یہ ہے کہ یہ آگ کو خوب بھڑکا دے، کیونکہ ایک چنگاری سے ہمارے ذوق کی تسکین نہیں ہوتی، ہمیں تو زبردست اشتعال درکار ہے اور وہ ہوا کے بغیر ممکن نہیں۔

شعر کے فلسفیانہ پہلو پر جو روشنی مولانا طباطبائی نے ڈالی ہے، اس میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں۔

۸۔ لغات - نامِ خدا : دعائیہ کلمہ یعنی ماشاء اللہ چشم بد دور۔
 شرح : ہم محبوب کی بات بات پر نامِ خدا، ماشاء اللہ، چشم بد دور کہہ رہے ہیں اور اس کا تکبر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ دیکھیے، یہ تکبر، یہ غرور آخر کیا رنگ لاتا ہے اور کیا گل کھلاتا ہے۔

۹۔ لغات - وحشت : سید غلام علی خاں وحشت۔ دہلی کے ممتاز لوگوں میں سے تھے، والد کا نام سید فرحت اللہ خاں۔ خود وحشت مولانا رشید الدین خاں مرحوم کے داماد تھے۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں نہایت خوش بیان تھے۔ شعر کا مذاق